www.urducouncil.nic.in

قیمت: -/10 ₹

آدھی آبادی کے جذبات واحساسات کا ترجمان

ماھنامہ
خواتین دنیا

Mahnama Khawateen Duniya Monthly , New Delhi

مارچ 2023

عالمی یوم خواتین مبارک

اردھی آبادی کے جذبات و احساسات کا ترجمان
ماہنامہ خواتین دنیا
Mahnama Khawateen Duniya Monthly, New Delhi

جلد: 7 شمارہ: 3 مارچ 2023

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

مدیر منتظم : ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی

معاون مدیر : ڈاکٹر مسرت

ناشر اور طابع

ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان
وزارت تعلیم، محکمۂ اعلیٰ تعلیم، حکومت ہند
مطبع: ایس نارائن اینڈ سنز، بی۔88، اوکھلا انڈسٹریل ایریا
فیز-II، نئی دہلی۔ 110020
مقامِ اشاعت: دفتر قومی اردو کونسل
قیمت-/10 روپے، سالانہ -/100 روپے
صفحات: Total Pages 64

- قلم کاروں کی آرا سے قومی اردو کونسل (NCPUL) اور اس کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں
- ڈرافٹ NCPUL، New Delhi کے نام ارسال کریں

صدر دفتر

فروغِ اردو بھون، ایف سی 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا
جسولہ، نئی دہلی-110025، فون: 49539000
نگارشات ارسال کرنے کے لیے
ای میل: kduniya@ncpul.in
editor@ncpul.in

شعبۂ فروخت

ویسٹ بلاک-8، ونگ-7، آر کے پورم، نئی دہلی۔ 110066
فون: 26109746، فیکس: 26108159
ای میل: sales@ncpul.in
شاخ: 22-7-110، تھرڈ فلور، ساجد یار جنگ کمپلکس
بلاک نمبر 5-1، پتھر گٹی، حیدرآباد-500002
فون: 24415194 - 040

اس شمارے میں

اداریہ

مشعل — مدیر — 4

شخصیت

ساجدہ زیدی کی غزل گوئی — صائمہ ثمرین — 5

نکہت سخن

شاعرات کے منتخب اشعار — 8

جہان نسواں

تعلیم نسواں اور حکومت کی پالیسیاں — ڈاکٹر محسنہ انجم اے انصاری — 9
شین مظفر پوری کے فکشن کے نسوانی کردار — صوفیہ شیریں — 14
اسلم مرزا کی منصفانہ تحقیق و تالیف — خواجہ کوثر حیات — 20
صفی اورنگ آبادی — ڈاکٹر شاہین فاطمہ — 23
موتی لال ساقی شخصیت اور فن — ڈاکٹر اسماء بدر — 26
رشید حسن خاں اور ظفر احمد صدیقی کی ادبی خدمات — رفعت اختر — 29
ناول 'فردوس بریں' اور شیخ وجودی — ساجدہ خاتون — 35
ساحر لدھیانوی کی نظموں میں عورت کا کردار — ثنا اسد — 38

اعتراف ہنر

ڈاکٹر ساجدہ قریشی کی فرہنگ باغ و بہار کا مختصر جائزہ — شہپر شریف — 40

حسن سخن

عرش منیر، ریشما زیدی، خوشبو پروین — 44

افسانہ

دوسرا بابل — شہانہ اقبال — 46
قطع — کوثر سید یوسف — 50
بے وفا — شمیمہ صدیقی شمی — 57

صحت

حمی نفاسیہ — ڈاکٹر محمد صفوان قدوائی — 60

قارئین کے خطوط

مراسلہ — 62

شہپر شریف

ڈاکٹر ساجدہ قریشی کی فرہنگ باغ و بہار کا مختصر جائزہ

ڈاکٹر ساجدہ قریشی کا شمار عہدِ حاضر کی معتبر اور مستند فرہنگ نویس میں کیا جاتا ہے۔ اُن کی کئی فرہنگیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ جن میں فرہنگِ کلیاتِ انشاء، فرہنگِ باغ و بہار، فرہنگِ توبۃ النصوح اور ایک موضوعاتی فرہنگ ''تلمیحاتِ انشاء مع شخصیات'' نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ مولوی نذیر احمد کے ناول ابن الوقت کی لفظیات پر مبنی اُن کی فرہنگ ''فرہنگِ ابن الوقت'' عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ مولوی نذیر احمد کے تمام ناولوں کا بہ غائر نظر مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بہ اعتبارِ زبان و بیان اُن کے ہر ناول کا اسلوب بڑی حد تک مختلف ہے۔ اگر اُن کے ہر ناول کی الگ الگ فرہنگیں مرتب ہو جائیں تو اُردو زبان کے دامن کو مختلف قسم کے محاورات، روزمرہ، اصطلاحات، کہاوتوں اور ضرب الامثال سے مالا مال کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر ساجدہ قریشی کو مولوی نذیر احمد کی زبان دانی نے اس قدر متاثر کیا ہے کہ اُنھوں نے یکے بعد دیگرے اُن کے ساتوں ناولوں کی فرہنگیں مرتب کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ یہ خبر بھی خوش کُن ہے کہ ''فرہنگِ مراۃ العروس'' بھی تکمیل و تزئین کے آخری مرحلے میں ہے۔

میر امن دہلوی کی شہرہ آفاق داستان ''باغ و بہار'' کی لفظیات پر مبنی ڈاکٹر ساجدہ قریشی کی مرتب کردہ فرہنگ ''فرہنگِ باغ و بہار'' کا شمار اہم اور

منفرد حیثیت کی حامل فرہنگ میں کیا جاتا ہے۔ معانی و مفاہیم اور اندازِ ترتیب کے اعتبار سے یہ فرہنگ دیگر فرہنگوں سے واضح طور پر منفرد ہے۔

باغ و بہار کی شہرت، مقبولیت اور عظمت کا انحصار اُس کے خاص و منفرد اسلوبِ نگارش ہی کے سبب ہے۔ میر امن نے اپنے پیش رو اور ہم عصر قلم کاروں اور داستان نگاروں کے فارسی آمیز اندازِ تحریر، دوراز کار تشبیہات، گنجلک استعارات اور صنائع و بدائع کی بھر مار سے انحراف کرتے ہوئے سے صاف، سادہ، عام فہم اور با محاورہ زبان میں قلم بند کیں ہے۔ وہ خود غ و بہار'' کے آغاز میں اس کا سببِ تالیف اس طرح تحریر کرتے ہیں:

''اب خداوندِ نعمت، صاحبِ مروت، نجیبوں کے قدردان، جان گلکرسٹ صاحب نے کہ ہمیشہ اقبال اُن کا زیادہ رہے، جب تلک گنگا جمنا ہے، لطف سے فرمایا کہ اس قصے کو ٹھیٹھ ہندوستانی گفتگو میں، جو اُردو کے لوگ ہندو مسلمان، عورت مرد، لڑکے بالے، خاص و عام آپس میں بولتے چالتے ہیں، ترجمہ کرو۔ موافق حکمِ حضور کے، میں نے بھی اسی محاورے سے لکھنا شروع کیا، جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔''

(باغ و بہار، مرتب رشید حسن خاں صفحہ 11، 1987)

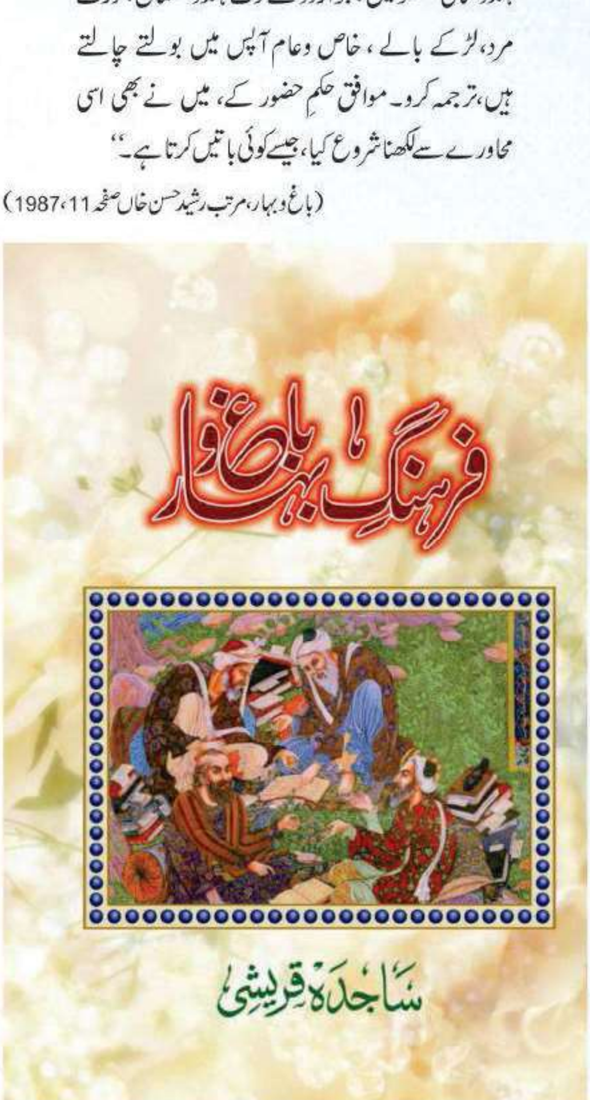

کتابی زبان کے بجائے گفتگو یا عام بول چال کے انداز میں تحریر کی گئی نثر کی یہ پہلی کتاب اس لیے بھی اہم اور تاریخی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ اپنے عہد کے رسم و رواج، آداب و مراسم اور تہذیب و ثقافت کی بھی عکاس و ترجمان ہے۔ موقع و محل کے اعتبار سے استعمال کیے گئے روزمرہ، محاوروں اور کہاوتوں کے علاوہ ذخیرۂ الفاظ کا بھی یہ بہترین نمونہ ہے۔ اس لیے اس کی فرہنگ کا مرتب کیا جانا ضروری ہی نہیں بلکہ ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر ساجدہ قریشی نے ''باغ و بہار'' کی فرہنگ مرتب کر کے ایک ادبی و لسانی ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ اُنھوں نے یہ فرہنگ اس لیے بھی مرتب کی ہے کہ اُردو کی بیشتر کتبِ لغات اور فرہنگوں پر شعری سرمایہ کا اثر دَورِ قدیم سے دَورِ حاضر تک برقرار ہے۔ کسی لفظ یا محاورے وغیرہ کے معنی یا مفہوم کے لیے عام طور پر بطورِ سند شعرا ہی کے کلام کو پیش کیا جاتا ہے۔ شعرائے کرام کے کلام پر مبنی فرہنگوں کی تعداد کی بہ نسبت نثر نگاروں کی تخلیقات سے متعلق فرہنگیں برائے نام نظر آئیں گی۔ کیا اس حقیقت سے انکار ممکن ہے کہ تمام شعری نگارشات میں اب تک ایسے بے شمار الفاظ استعمال نہیں کیے گئے ہیں جنھیں نثری فن پاروں میں استعمال کیا جا چکا ہے۔ خود میر امن کے ذریعہ استعمال کیے گئے بہت سے الفاظ شعری نگارشات اور کُتبِ لغات میں نظر نہیں آئیں گے۔

مطالعہ کی سہولت کے پیشِ نظر اس فرہنگ کو چار ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔ بابِ اول کے پہلے حصہ میں لغت اور فرہنگ کے فرق و امتیاز کو اس لیے واضح کیا گیا ہے کہ بعض لغت نویسوں نے لغت اور فرہنگ کے مفہوم کو گڈمڈ کرتے ہوئے کتابِ لغت کو فرہنگ کے نام سے منسوب کر دیا ہے جیسے ''فرہنگِ آصفیہ''۔ دراصل ایک کتابِ لغت ہے نہ کہ فرہنگ۔ اُنھوں نے اسی باب کے دوسرے حصے میں ''اُردو میں فرہنگ نویسی: ایک جائزہ'' کے عنوان کے تحت فرہنگ نویسی کی روایت کا تفصیل سے جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ بابِ دوم کے پہلے حصے میں ''نثری ادب کی فرہنگوں کی اہمیت اور ضرورت'' کے عنوان کے تحت اُنھوں نے نثری فن پاروں کی فرہنگیں مرتب کرنے کی طرف فرہنگ سازوں کو اس طرح متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے:

''لغت کے مرتبین نے نثری سرمایہ کو نظر انداز کرتے ہوئے شاعری اور بالخصوص غزل گو شعراء کے دواوین میں شامل الفاظ پر نہ صرف اکتفا کیا ہے بلکہ اُنھیں کو بطورِ سند بھی پیش کیا ہے۔ کسی نے اب تک یہ محسوس نہیں کیا کہ اُردو کا نثری سرمایہ ایسے بے شمار الفاظ سے بھرا پڑا ہے جن کے مفہوم کو دوسرے الفاظ اس خوبی سے ادا نہیں کر سکتے جو خوبی ان میں مضمر ہے۔

انہیں گمنامی سے نکال کر کام میں لانے کی ضرورت ہے۔''

(صفحہ 48)

''باغ و بہار'' کے اسلوب اور لسانی مطالعہ کے اعتبار سے اس فرہنگ کا بابِ سوم نہایت اہم ہے۔ اس باب میں ''باغ و بہار'' کے لسانی رویے کے تحت زبان بہ اعتبارِ کردار، محاورات، کہاوتیں اور ضرب الامثال، مقفیٰ و مسجع عبارت آرائی، تابع مہمل، لفظی تکرار، قریب المفہوم اور ہم معنی الفاظ، متضاد الفاظ، مرکبات، خالص ہندی الفاظ، اشعار، کہت اور دوہرے وغیرہ کے استعمال کی نشان دہی مع مثال کی ہے جس کے متعلق وہ صفحہ 65 پر اس طرح رقم طراز ہیں:

''میرامن نے باغ و بہار میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں اُن کی صرف لغوی قدر و قیمت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے عہد کے سماج کے پوری طرح عکاس بھی ہیں۔ اگر باغ و بہار کے کرداروں کی زبان اور لب و لہجہ کا مطالعہ کیا جائے تو عمر، جنس، موضوع، مذہب، مقام وغیرہ کے اعتبار سے اُن میں نمایاں فرق نظر آئے گا۔''

چونکہ ''باغ و بہار اور اس کے بعض حصے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں۔ اس لیے طلباء کی سہولت کے پیشِ نظر ڈاکٹر ساجدہ قریشی نے اس داستان کی تمام عبارت کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُنھوں نے اس فرہنگ کی ترتیب و تزئین نہایت سلیقہ اور ہُنر مندی سے کی ہے۔ سب سے پہلے انھوں ں نے معانی یا مفاہیم طلب الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، اصطلاحات، تلمیحات وغیرہ کا استخراج کیا ہے۔ پھر فہرست سازی کے بعد بہ اعتبارِ حروفِ تہجی اور تلفظ کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اُنھیں درجِ فرہنگ کیا ہے۔ اُنھوں نے قوسین میں مخففات کے ذریعہ یہ بھی وضاحت کردی ہے کہ متعلقہ الفاظ کس زبان کے ہیں۔ اس کے بعد معانی یا مفاہیم لکھ کر قوسین میں اسناد یا شواہد کے طور پر اس کتابِ لغت یا فرہنگ وغیرہ کا مخفف نام بھی تحریر کیا ہے جہاں سے اُن کے معانی اخذ کیے ہیں۔ اس کے بعد ''باغ و بہار'' کے متن سے اُس عبارت کو من و عن نقل کیا ہے جس میں معانی طلب لفظ کو میرامن نے تحریر کیا ہے۔ بنیاد بنائے گئے ''باغ و بہار'' کے نسخہ میں مطلوبہ لفظ یا اصطلاح وغیرہ کو بہ آسانی تلاش کیا جاسکے، اُس کے اُس صفحہ نمبر اور سطر نمبر کا بھی اندراج کردیا گیا ہے جہاں سے وہ لفظ یا جملہ وغیرہ اخذ کیا گیا ہے جیسے ''بال باندھی کوڑی مارنا'' اور ''سر سے سر واہ جب بیل چھوٹی، رائی رائی ہوگئی'' کے معانی و مطالب:

''بال باندھی کوڑی مارنا'' کے بعد قوسین میں (د) کا اندراج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لفظ دیشی یا ہندوستانی ہے۔ اس کے بعد اس جملہ کے معانی قادر انداز ہونا، نشانہ خطانہ کرنا، تیر بہدف لگانا، بے چوک کے اور ٹھیک نشانہ مارنا تحریر کرنے کے بعد قوسین میں (ف آ) کا اندراج ہے جو فرہنگِ آصفیہ کا مخفف ہے یعنی اس جملہ کے معانی فرہنگِ آصفیہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ ......اور پانچ سو سپاہی برقنداز جو بال باندھی کوڑی ماریں، مسلّح میرے ہم راہ کر دیے۔ (13-141)۔ قوسین میں (13-141) کے اندراج سے مُراد یہ ہے کہ ''باغ و بہار'' کے بنیادی نسخہ میں یہ جملہ صفحہ 141 کی سطر 13 میں تحریر ہے۔

اسی طرح ایک کہاوت ''سر سے سر واہ جب بیل چھوٹی، رائی رائی ہوگئی'' کا مفہوم ''اُردو کہاوتوں کی جامع فرہنگ سے اخذ کر کے اس کا اندراج اس طرح کیا گیا ہے: سر سے سر واہ جب بیل چھوٹی، رائی رائی ہوگئی (د) گھر کے مالک سے گھر کا انتظام ہُوا کرتا ہے، غیر سے نہیں۔ (ج ف) جب سردار مارے گئے، لشکر تتر بتر ہوگیا؛ وہ کہاوت ہے: سر سے سر واہ جب بیل چھوٹی، رائی رائی ہوگئی۔ (16-173)

معانی یا مفاہیم طلب جن الفاظ کی صراحت کے لیے لغت اور فرہنگیں ناکافی ثابت ہوئی ہیں اُن کے معانی کی معلومات کے لیے اُنھوں نے ماہرین لسانیات اور اساتذہ سے رابطہ بھی قائم کیا ہے یا سیاق و سباق کی روشنی میں اُن کے معانی تحریر کیے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے میرامن کی دیگر تخلیقات اور ان کے عہد کی دیگر کتب کا بھی نہایت گہرائی و گیرائی سے مطالعہ کیا ہے۔

ڈاکٹر ساجدہ قریشی جب کسی قلم کار کی نگارشات کی فرہنگ مرتب کرتی ہیں تو اُس فن پارے، کتاب یا اس سے متعلق مواد کا نہایت گہرائی و گیرائی سے مطالعہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ معنی یا مفہوم طلب لفظ، محاورہ یا ضرب المثل پر غور کرنے کے بعد معنی یا مفہوم تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر میرامن نے ''باغ و بہار'' میں کسی لفظ کو جُدا گانہ یا مختلف معانی میں استعمال کیا ہے تو مرتبہ فرہنگِ ہٰذا نے اسے الگ الگ تحریر کرتے ہوئے وہی معانی تحریر کیے ہیں جو سیاق و سباق سے ظاہر ہو رہے ہیں جیسے آپ سے آپ، اور، بھوئی، پروانگی، پنڈت، پھر آنا، پھولنا، تکیہ، جان، جی چاہنا، سنگ، سنگت، معلم، نکلنا، نوبت، نوبت آنا، نوبت پہنچنا، ہاتھ آنا، ہاتھ باندھنا، ہاتھ پڑنا، ہاتھ نہ آنا۔

''باغ و بہار'' میں موقع محل کی مناسبت سے آدمی اناج کا کیڑا ہے، آدمی کا شیطان آدمی، اَوسر چوُکی ڈومنی گاوے تال بے تال، اونٹ چڑھے

کُتا کاٹے ،ایک خطا دو خطا تیسری خطا مادر بہ خطا، کُتے کی دُم کو بارہ برس گاڑو تو بھی ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے، مُردہ بدست زندہ جیسی کہاوتوں، ضرب الامثال اور ابھی دلی دوُر رہے، اوُنٹ کے گلے میں بلی جیسی حکایتی و تلمیحی پس منظر والی کہاوتوں کا بھی استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر ساجدہ قریشی نے تمام کہاوتوں کے مفاہیم کے علاوہ اُن کہاوتوں کے حکایتی پس منظر بھی تفصیل سے تحریر کیے ہیں جن کا تعلق کسی قصہ، کہانی، کتھا، پرکوسلا، تلمیح یا حکایت سے ہے مثلاً ''ابھی دِلی دوُر رہے'' کو اس طرح درج فرہنگ کیا گیا ہے:

ابھی دِلی دوُر رہے (1) ابھی حصولِ مطلب میں کافی دیر ہے۔ ابھی مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

اِس تلمیحی ضرب المثل کی نسبت روایت ہے کہ غیاث الدین تغلق کو حضرت نظام الدین اولیاء سے بباطن ازحد کدورت و نفرت تھی۔ چناں چہ جس وقت وہ بنگال سے واپس ہُوا تو اُس نے ایک قاصد کے ذریعہ حضرت نظام الدین اولیاء کے حضور میں پیغام بھجوایا کہ آپ میرے پہنچنے سے قبل دہلی سے چلے جائیں اور اپنے مسکن غیاث پور سے بھی ہاتھ اُٹھائیں۔ آپ نے پیغام کے جواب میں صرف اِتنا فرمایا ''بابا ہنوز دلی دور است'' یعنی ''ابھی دلی دور ہے'' مرضیِ مولا کی کس کو خبر؟ غیاث الدین تغلق کو دلی میں قدم رکھنا نصیب نہ ہوا۔ وہ اس قصرِ تغلق کے نیچے دب کر مر گیا جو اس کے بیٹے نے افغان پور میں اپنے باپ کے ٹھہرنے کے لیے تعمیر کروایا تھا۔

صاحبِ نجم الامثال یعنی مولوی نجم الدین نے اس حکایت کی وجہٗ تسمیہ اس طرح لکھی ہے کہ ایک مرتبہ جہاں گیر نے ایک صبا رفتار قاصد کے ذریعہ اپنی ملکہ نور جہاں بیگم کے پاس کوئی خاص پیغام دہلی میں بھیجا۔ قاصد نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک ہی دن میں لاہور سے دہلی پہنچ جائے گا اور دوسرے دن بادشاہ کی خدمت میں جواب لے کر حاضر ہو جائے گا۔ چناں چہ وہ ایک ہی روز میں دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ راہ میں اُس نے ایک بُڑھیا سے پوچھا کہ دلی یہاں سے کتنی دوُر ہے؟ بُڑھیا بھڑک کر بولی: ''نوج دلی دوُر'' قاصد اُس کا جواب سُن کر یہ سمجھا کہ وہ ''ہنوز دلی دوُر'' یعنی ''ابھی دلی دوُر رہے'' کہہ رہی ہے۔ وہ عہد پورا نہ ہونے کے خوف سے وہیں پر گر کر مر گیا۔ بادشاہ نے دہلی سے پانچ کوس دوُر اُس کا مقبرہ 1123ھ مطابق 1711 میں بنوایا۔ جواب تک ''پیک کا مقبرہ'' کہلاتا ہے۔ (ج ف) سخی ہونا بہت مشکل ہے، تم سخاوت کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے؛ اُس منزل کو کب پہنچو گے؟ ابھی دِلی دور ہے۔ (65-14)

اس فرہنگ کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر ساجدہ قریشی نے ہم رشت، ہم قبیل یا ایک ہی زمرے کے ادبی، تہذیبی، ثقافتی الفاظ و اشیاء کی درجہ بندی بھی کی ہے، اس درجہ بندی سے جہاں ڈاکٹر موصوفہ کی وسعتِ نظر کا پتہ چلتا ہے وہیں میر امن کی وسیع معلومات کا بھی ایک نظر میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بطورِ مثال شخصیات و القاب کے تحت 43 نام، پوشاکیں، کپڑے اور اُن کی قسمیں کے تحت 75، پیشے، پیشہ وران، عہدے، عہدیداران اور نوکر چاکر کے تحت 146، اوزار، ہتھیار اور جنگی سامان کے تحت 28 آلاتِ حرب کا اندراج ہے۔ اس درجہ بندی کے دیگر عنوانات اس طرح ہیں:

1- آتش بازی کی قسمیں، 2- پرندے، پتنگے، جانور اور کیڑے مکوڑے، 3- پھل ، 4- پھول، 5- تلمیحات، 6- جواہرات، 7- دیگر اشیاء، 8- رشتے، 9- زیورات (گہنے)، 10- سواریاں، 11- غذا (کھانے، جنس، مٹھائیاں وغیرہ اور اُن کی قسمیں)، 12- مقامات۔

ڈاکٹر ساجدہ قریشی بخوبی واقف ہیں کہ بعض نامانوس، متروک یا قدیم اشیاء کی ہیئت و خصوصیات کو الفاظ کے ذریعہ بخوبی واضح نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے اُنھوں نے اس قسم کی اشیاء کی ہیئت و خصوصیت کو فرہنگ میں واضح کرنے کی کوشش تو کی ہے اس کے علاوہ وضاحت طلب آفتابہ، پان دان، پشواز، پکھاوج، پیک دان، پھینٹا، تبر، چلمچی، کُرتی، نیمہ آستین جیسی اشیاء کی تصاویر کا اہتمام بھی کیا ہے۔

فرہنگِ باغ و بہار کے جائزے کے بعد بڑے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ترتیب و تزئین کے اعتبار سے یہ فرہنگ سازی کا ایک ایسا دل کش نمونہ ہے جسے تیار کرتے وقت فرہنگ سازی کے اصولوں سے قطعی انحراف نہیں کیا گیا ہے۔ اس فرہنگ میں روزمرہ، محاوروں اور کہاوتوں کے برمحل استعمال کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ اصطلاحات، تلمیحات، دیومالائی کرداروں اور اساطیری واقعات و قصص سے واقف کرانے کی بھی سعی کی گئی ہے اور معانی یا مفاہیم طلب الفاظ کے مختلف وقوع و محل پر استعمال کی کثیر معنویت کو بھی نہایت سلیقہ سے واضح کیا گیا ہے۔

□□□

Shahpar Shareef
Jain Mandir Street
Phoota Mahal
Rampur-244901 (U.P)
Phone : +91 9027699292
E-mail : shahpar.shareef@yahoo.co.in

माहनामा ख्वातीन दुनिया मासिक, मार्च-२०२३ वर्ष:७, अंक: ३
Mahnama Khawateen Duniya Monthly March 2023, Vol. 7, Issue: 3
National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Education, Department of Higher Education, Government of India

RNI. No. DELURD/2017/74026
DL (S)-17/3555/2021-23
ISSN 2581-4826
Date of Publication: 13- 03-2023
Date of Dispatch : 14 and 15 of every month
Total Pages: 64

سوچھ بھارت
ایک قدم صفائی کی جانب

اردو زبان میں علم و آگہی کا معتبر ادبی جریدہ

قومی اردو کونسل کی منفرد پیشکش
اردو زبان وادب سے متعلق اہم تنقیدی وتحقیقی موضوعات پر فکرانگیز اور تلاش وجستجو کو صحیح سمت دینے والے
مواد کے ساتھ ہر تین ماہ بعد منظر عام پر آنے والا نہایت سنجیدہ علمی مجلّہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کا مشورہ دیں!
ہندستانی خریداروں کے لیے سالانہ قیمت: 100 روپے، فی شمارہ: 25 روپے
(قومی اردو کونسل کی ویب سائٹ، http://www.urducouncil.nic.in پر بھی دستیاب)

منگانے کے لیے رابطہ کریں:
شعبۂ فروخت: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، ویسٹ بلاک 8، وِنگ 7، آر کے پورم، نئی دہلی-110066
فون: 011-26109746، فیکس: 011-26108159، E-mail.: sales@ncpul.in

Printed and Published by Dr. Aquil Ahmad , Director NCPUL, on behalf of National Council for Promotion of Urdu Language,
and printed at S.Narayan and sons, B-88 Okhla Indl. Area Phase II. New Delhi-110020
And Published at Farogh-E-Urdu Bhawan FC-33/9 Institutional Area Jasola New Delhi-110025
LPCDELHI,DELHIPSO,DELHIRMS,DELHI-6